عمل کرنے کے لئے علم کا سیکھنا فرض ہے یا بالذات ایک الگ فرض ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

علم کا بالذات سیکھنا فرض ہے یا عمل کے واسطے فرض ہے؟ اگر کسی کو نماز کے فرائض کا علم نہیں ہے مگر نماز کے فرائض صحیح ادا ہو رہے ہیں، تو کیا وہ فرائض نماز نہ سیکھنے کے سبب گناہگار ہوگا؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جس طرح فرض اعمال پر عمل کرنا فرض ہے، اسی طرح ان فرائض کا علم حاصل کرنا بھی الگ سے بالذات فرض ہے، یعنی ایسا نہیں ہوسکتا کہ بندہ مثلاً نماز کی صحیح ادائیگی کا علم حاصل نہ کرے اور اسی پر اکتفاء کرے کہ میری نماز لوگوں کے مطابق ہے، اور اس میں کوئی خرابی نہیں ہے، اس شخص کے لئے جو صحیح نماز تو پڑھتا ہو اور فرض نماز کا علم نہ سیکھا ہو، تب بھی اس پر فرض نماز کا علم حاصل کرنا فرض ہی رہے گا تاکہ نماز میں کوئی غلطی ہونے کی صورت میں اس کا حل معلوم ہو۔

مشکوۃ المصابیح میں بحوالہ ابن ماجہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ و سلم نے ارشاد فرمایا:

"طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم"

یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (مشکوۃ المصابیح مع مرقاۃ المفاتیح، جلد 1، صفحہ 434، مطبوعہ: بیروت)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے متعلق مختصر اور جامع کلام کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: "(یہ حدیث) بوجہ کثرتِ طرق و تعدّدِ مخارج حدیثِ حسن ہے، اس کا

صریح مفاد ہر مسلمان مرد و عورت پر طلبِ علم کی فرضیت، تو یہ صادق نہ آئے گا مگر اس علم پر جس کا تعلم فرضِ عین ہو، اور فرضِ عین نہیں مگر ان علوم کا سیکھنا جن کی طرف انسان بالفعل اپنے دین میں محتاج ہو، ان کا اعم و اشمل و اعلیٰ و اکمل و اہم و اجل علم اصولِ عقائد ہے جن کے اعتقاد سے آدمی مسلمان سنّی المذہب ہوتا ہے اور انکار و مخالفت سے کافر یا بدعتی، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ سب میں پہلا فرض آدمی پر اسی کا تعلم ہے اور اس کی طرف احتیاج میں سب یکساں۔ پھر علمِ مسائلِ نماز یعنی اس کے فرائض و شرائط و مفسدات جن کے جاننے سے نماز صحیح طور پر ادا کر سکے، پھر جب رمضان آئے تو مسائلِ صوم، مالکِ نصاب نامی ہو تو مسائلِ زکوٰۃ، صاحبِ استطاعت ہو تو مسائلِ حج، نکاح کیا چاہے تو اس کے متعلق ضروری مسئلے، تاجر ہو تو مسائلِ بیع و شراء، مزارع پر مسائلِ زراعت، موجر و مستاجر پر مسائلِ اجارہ، وعلیٰ ہذا القیاس۔ ہر اس شخص پر اس کی حالتِ موجودہ کے مسئلے سیکھنا فرضِ عین ہے اور انہیں میں سے ہیں مسائلِ حلال و حرام کہ ہر فرد بشر ان کا محتاج ہے اور مسائلِ علمِ قلب یعنی فرائضِ قلبیہ مثل تواضع و اخلاص و توکل وغیرہا اور ان کے طرقِ تحصیل اور محرماتِ باطنیہ تکبر و ریا و عُجب و حسد وغیرہا اور اُن کے معالجات کہ ان کا علم بھی ہر مسلمان پر اہم فرائض سے ہے جس طرح بے نماز فاسق و فاجر و مرتکبِ کبائر ہے، یونہی بعینہٖ ریاء سے نماز پڑھنے والا انہیں مصیبتوں میں گرفتار ہے۔ نسئل اللہ العفو والعافیۃ۔ تو صرف یہی علوم حدیث میں مراد ہیں وبس۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد23، صفحہ 624/623 رضا فاؤنڈیشن لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-2093

تاریخ اجراء: 05 رجب المرجب 1446ھ/06 جنوری 2025ء